

## 125811 - کیا شوال کے چھ روزے قسم کے کفارہ کے روزوں سے شامل کیے جا سکتے ہیں؟

### سوال

میرا اللہ کی قسم کے بارہ میں سوال ہے وہ یہ کہ میں نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ میں فلاں جگہ نہیں جاؤنگا، لیکن ایک ہفتہ بعد میں اس جگہ چلا گیا اور فیصلہ کیا کہ میں شوال کے چھ روزوں میں قسم کے تین روزے رکھ لوں گا، کیا یہ قسم کا کفارہ شمار ہوگا یا نہیں؟  
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

سوال دینے سے قبل ہم سائل کو اس کے مسئلہ میں کئی امور پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ:

1 - اصل میں مسلمان کو اپنی قسم کی حفاظت کرنی چاہیے کہ وہ ہر چیز پر قسم نہ اٹھاتا پھرے، کئی ایک امور ہیں جو اللہ کی قسم کے مستحق نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اپنی قسموں کی حفاظت کرو المائدة ( 89 ) .

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصل یہی ہے کہ کثرت سے قسم نہیں اٹھانی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو .

بعض علماء کرام نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ: یعنی کثرت سے قسمیں مت اٹھاؤ، بلاشک و شبہ یہی اولیٰ ہے، اور

زبان کے لیے بھی زیادہ سلیم ہے، اور بری الذمہ ہونے میں بھی بہتر ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع ( 15 / 117 ).

2- آپ نے جس جگہ نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اگر تو وہ حرام جگہ تھی اور وہاں جانا شرعی طور پر حلال نہ تھا تو آپ کو اپنی قسم پوری کرنی چاہیے تھی اور وہاں نہیں جانا چاہیے تھا لیکن اگر وہاں جانا واجب تھا - مثلاً صلہ رحمی یا قریبی رشتہ دار کو ملنا - تو آپ کے لیے یہ قسم توڑنی واجب تھی یعنی اگر وہاں جانا واجب تھا تو قسم توڑنی واجب تھی۔

اور اگر وہاں جانا مستحب تھا تو قسم توڑنا مستحب تھی اور اگر وہاں جانا مباح تھا تو بھی قسم توڑنی مباح تھی، اس لیے آپ اپنے دین و دینا کی خیر و بھلائی دیکھیں، اور اپنے پروردگار کا جس میں زیادہ تقویٰ تھا اس کام کو کریں، اگر وہاں جانا بہتر اور زیادہ تقویٰ کا باعث تھا تو آپ وہاں جائیں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کریں، وگرنہ اپنے آپ کو وہاں جانے سے روکے رکھیں۔

عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر آپ کوئی قسم اٹھائیں اور دیکھیں کہ اس کام کے علاوہ کوئی اور کام اس سے بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 6343 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1652 ).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی قسم اٹھائی اور پھر دیکھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو اس سے بہتر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1650 ).

موسوعة الفقہیة میں درج ہے:

یر الیمین کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں سچائی اختیار کی جائے، اور جس پر قسم اٹھائی ہے اسے کیا جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد انہیں مت توڑو، حالانکہ تم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اس پر کفیل بنایا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو .

واجب فعل پر واجب ہے یا پھر حرام ترك کرنے پر بھی واجب ہے، تو اس طرح اطاعت والی قسم کو پورا کرنا واجب ہے کہ جس پر قسم اٹھائی ہے اسے پورا کیا جائے، اور اس میں قسم توڑنی حرام ہوگی۔

لیکن اگر قسم واجب فعل ترك کرنے یا پھر حرام کام کرنے پر اٹھائی گئی ہو تو یہ قسم معصیت کی قسم ہوگی جسے توڑنا واجب ہے۔

اگر کسی نے کسی نفلی کام کرنے پر قسم اٹھائی مثلاً نفلی نماز یا نفلی صدقہ تو قسم پوری کرنا مندوب ہے، اور اس کی مخالفت کرنا اور توڑنا مکروہ ہوگا۔

اور اگر کسی نے نفل ترك کرنے پر قسم اٹھائی تو قسم مکروہ ہوگی، اور اس پر قائم رہنا مکروہ ہوگا، سنت یہی ہے کہ یہ قسم توڑ دی جائے۔

اور اگر کام مباح ہو تو قسم توڑنا مباح ہوگا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب آپ قسم اٹھائیں اور پھر دیکھیں کہ اس کے علاوہ دوسرا کام بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو اس سے بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں " انتہی

3۔ آپ کا یہ فیصلہ کہ قسم توڑنے کے بدلے تین روزے رکھیں گے یہ جائز نہیں، اور قسم میں روزے رکھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب آپ دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا پھر انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہوں۔

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا پھر انہیں لباس مہیا کیا جائے، یا پھر ایک غلام آزاد کیا جائے، جو شخص یہ کچھ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کریگا، لیکن مؤاخذہ اس میں کریگا جو تم نے پختہ قسمیں اٹھائیں ہیں، ان کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلایا جائے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں لباس مہیا کیا جائے، یا ایک غلام آزاد کیا جائے، اور جو کوئی اسے نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری قسموں کا کفارہ یہ ہے، اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو المائدة ( 89 )۔

مزید آپ سوال نمبر ( 45676 ) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں۔

دوم:

رہا یہ سوال کہ قسم کے کفارہ کے روزے شوال میں رکھے جائیں اور انہیں شوال کے چھ روزوں میں شمار کیا جائے جن کے بارہ میں فضیلت آئی ہے کہ رمضان المبارک کے ساتھ اگر کوئی شوال کے بھی چھ روزے رکھتا ہے تو اس نے سارے سال کے روزے رکھے۔

اس کے بارہ میں ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ مسکینوں کو کھلانا کھلانے یا انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر تین روزے رکھیں تو انہیں شوال کے چھ روزوں میں شامل نہ کریں، کیونکہ نفلی اور واجب نیت میں جمع کرنا جائز نہیں۔

کیونکہ کفارہ کے روزے مخصوص ہیں جو مستقل نیت کے محتاج ہیں، جیسا کہ شوال کے چھ روزوں کا حال ہے، اس بنا پر آپ کا قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا شوال کے چھ روزوں میں شامل نہیں ہوگا۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا شوار کے چھ روزے اور یوم عاشورا اور یوم عرفہ کا روزہ قسم کے روزوں کے لیے کافی ہو جائیگا، آدمی اسے شمار کرنے سے قاصر ہو چکا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: ایک مومن غلام آزاد کیا جائے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا انہیں لباس مہیا کیا جائے، اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ پائے تو ہر قسم کے تین روزے رکھے۔

رہا یہ کہ آپ شمار نہیں کر سکتے کہ کتنی قسمیں اٹھائیں تھیں، تو اس میں آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ انہیں شمار کرنے کی کوشش کریں اور تقریبی عدد لگا کر ان قسموں کا کفارہ ادا کریں جو توڑی گئی ہیں، ان شاء اللہ یہ کافی ہوگا۔

یوم عاشوراء اور یوم عرفہ اور شوال کے چھ روزے قسم کے روزوں کے لیے کفایت نہیں کریں گے، لیکن اگر کوئی شخص ان میں کفارہ کے روزوں کی نیت کر لے اور نفلی روزے کی نیت نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

الشیخ عبد العزیز بن باز۔

الشیخ عبد الرزاق عفیفی۔

الشیخ عبد اللہ بن غدیان۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 23 / 37 - 38 ) .

فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمه الله سے درج ذیل سوال کیا گیا:

سائلہ کو یاد ہے کہ اس نے قسم اٹھائی اور وہ اس قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا چاہتی ہے، تو کیا اس کے سوال کے چھ روزوں کے ساتھ رکھنا جائز ہے کہ میرے چھ روزے ہوں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اول:

جب کوئی شخص اپنی قسم توڑ دے تو اس کے لیے روزے رکھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب وہ ایک غلام آزاد کرنے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا پھر انہیں لباس دینا، یا ایک غلام آزاد کرنا، اور جو شخص یہ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو قسموں کا کفارہ یہ ہے .

اکثر عام لوگوں میں یہ پھیل چکا ہے کہ جب کوئی اپنی قسم توڑے تو وہ کھانا کھلانے یا لباس مہیا کرنے یا غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہونے کے باوجود تین روزے رکھے، یہ غلط ہے بلکہ روزے رکھنا تو اس صورت میں جائز ہیں جب غلام آزاد کرنے یا کھانا کھلانے یا لباس مہیا کرنے کی استطاعت نہ ہو، یا پھر اسے کھانا کھلانے کے لیے مسکین ہی نہ ملیں تو وہ مسلسل تین روزے رکھ سکتا ہے .

پھر اگر وہ تین روزے رکھنے والوں میں شامل ہوتا ہے تو سوال کے چھ روزے کافی نہیں ہونگے، کیونکہ یہ ایک دوسرے سے کفائت نہیں کرتے اور ہر ایک مستقل عبادت ہیں، بلکہ ہر ایک علیحدہ ہیں، بلکہ وہ پہلے سوال کے چھ روزے رکھے، اور پھر ان چھ روزوں کے بعد قسم کے تین روزے رکھے .

دیکھیں: فتاویٰ نور علی الدرب ( 84 - 84 ) .

اس میں یہ شرط نہیں کہ یہ تین روزے تسلسل کے ساتھ رکھے جائیں، ہم اس کی تفصیل سوال نمبر ( 12700 ) میں بیان کر چکے ہیں اس کا مطالعہ کریں .

واللہ اعلم .